''پاکستان میں تعلیم وتربیت کے حوالے سے کام کرنے والی این جی اوز کے نظریات اوراغراض ومقاصد کا اسلامی نقطہ نظر سے تحقیقی وتقابلی مطالعہ''

مقالہ برائے پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ

طالبہ:

حمیدہ بانو

اسسٹنٹ پروفیسر

گورنمنٹ فرنٹیر کالج فار وومن پشاور

نگران تحقیق:

ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء

پروفیسر

شعبہ اسلامیات، پشاور یونیورسٹی

ALLAMA IQBAL
Open University Library
(ACQUISITION SECTION)
Acc. No. 11445
Date 05-05-2008

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد

سیشن ۲۰۰۶ء

بسم الله الرحمن الرحيم

DECLARATION

I Hamida Bano D/o Biland Khan Registration No. 6-3/2000-AR(ACII). I am a student of Ph.D at the **Allama Iqbal Open University, Islamabad,** do hereby solemnly declare that the Thesis entitled:

”پاکستان میں تعلیم وتربیت کے حوالے سے کام کرنے والی این جی اوز کے نظریات اوراغراض ومقاصد کا
اسلامی نقطہ نظر سے تحقیق وتقابلی مطالعہ“

is submitted in partial fulfillment of Ph D Degree in Islamic Studies, is my orignal work and has not been submitted or published earlier and shall not in future be submitted by me for obtaining any degree from this or another university or institute.

Signature Hamida

Hamida Bano

شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی

تصدیق نامہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ **حمیدہ بانو** نے **"پاکستان میں تعلیم و تربیت کے حوالے سے کام کرنے والی این جی اوز کے نظریات اور اغراض ومقاصد کا اسلامی نقطہ نظر سے تحقیقی و تقابلی مطالعہ"** کے موضوع پر پی ایچ ڈی کے لئے مقالہ میری نگرانی میں مکمل کر لیا ہے۔ یہ مقالہ خاصی محنت سے لکھا گیا ہے اور اس قابل ہے کہ اسے ممتحنین کو بھیج دیا جائے۔ میں اس کے کام کے معیار سے مطمئن ہوں۔

04/12/2006

ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء

پروفیسر شعبہ اسلامیات

جامعہ پشاور

DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES
UNIVERSITY OF PESHAWAR
PAKISTAN

Miraj-ul-Islam Zia
Professor of Islamic Studies

APPROVAL SHEET OF THE COMMITTEE

Title of Thesis

"پاکستان میں تعلیم وتربیت کے حوالے سے کام کرنے والی این جی اوز کے نظریات اور اغراض ومقاصد کا اسلامی نقطہ نظر سے تحقیقی وتقابلی مطالعہ"

Name of Student "Hamida Bano" accepted by the Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, in Partial fulfillment of requirement for the degree of doctrate of philosphy in Islamic Studies.

VIVA VOCE COMMITTEE

Deans F/O A/S ____________________

Chairman ____________________

Department of Islamic Law

External Examiner ____________________

Supervisor ____________________

اظہار تشکر

الحمدالله و کفیٰ وسلام علی عباده الذین الصطفیٰ امابعد

زیر نظر مقالہ کی تحریر و تکمیل پر اپنے خالق و مالک، رحیم و کریم رب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے اپنے فضل و کرم سے ہر لحاظ سے کمزور و ناتواں کو یہ محنت طلب کام کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی اور اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے اسباب و وسائل مہیا فرمائے صد شکر اس ذات پاک کا جس نے مجھے اس سعادت سے نوازا۔

بعد ازیں میں اپنے مقالہ کے نگران اور علم و تحقیق کے میدان میں مسلم و معروف علمی شخصیت محترم ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء (پروفیسر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی) کا شکریہ ادا کرنا بھی شرعی اور اخلاقی فرض سمجھتی ہوں جنہوں نے اپنی تصنیفی و تدریسی مصروفیات کے باوجود مقالے کو ترتیب دینے میں میری راہنمائی کی اور اس میں موجود غلطیوں کی تصحیح کی اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

شیخ زید اسلامک سنٹر کراچی یونیورسٹی کے ڈائریکٹر پروفیسر ڈاکٹر خلیل الرحمٰن کی ممنون ہوں جنہوں نے پہلا قدم اُٹھانے سے لے کر آخر تک میری ہمت افزائی کی۔ نیز منزل بمنزل قدم بقدم میرے اندر آگے بڑھنے کا عزم اور حوصلہ پیدا کیا۔ اسی سلسلے میں میں اپنے ہمسفر محمد یوسف کی شکر گزار ہوں جس نے اس کھٹن سفر میں میرا ساتھ دیا۔ نیشنل ڈویلپمنٹ اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن کے کوارڈینٹر جواد علی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتی ہوں جس نے نہ صرف مواد کی فراہمی میں میری مدد کی بلکہ ترجمان کا فریضہ بھی انجام دیا۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کلیہ عربی و علوم اسلامیہ کے چیئر مین ضیاء الحق کی شکر گزار ہوں جنہوں نے کمال شفقت سے مقالے کو آخری نچ دینے میں میری راہنمائی کی۔ فرنٹیئر کالج برائے خواتین پشاور کی ڈاکٹر کوثر شبانہ اور ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز مکرم خان کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتی ہوں جنہوں نے ہر مشکل میں میرا ساتھ دیا اور میری راہنمائی کی۔ میں ان تمام این جی اوز کے منتظمین کی شکر گزار ہوں جنہوں نے مواد کی فراہمی میں میری راہنمائی کی۔ میری ان علم دوست ساتھیوں کا شکریہ جنہوں نے تحقیق کے دوران مجھے صحیح مشوروں سے نوازا۔ آرکائیوز پشاور کے سٹاف کا شکریہ جن کے تعاون سے میرا کام آسان ہوا۔ سنٹرل لائبریری پشاور یونیورسٹی، شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور اور فرنٹیئر کالج برائے خواتین پشاور کی لائبریریوں کے عملے کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے لائبریریوں سے استفادے کے لئے ہر ممکن تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام معاونین کو جزائے خیر دے اور میری اس چھوٹی سی علمی سعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

حمیدہ بانو

ABSTRACT OF THESIS

انسان فطری طور پر معاشرت پسند ہے۔ وہ لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتا ہے۔ اسی میل جول اور معاشرت پسندی کی بدولت اللہ کے حکم سے انسان میں رحم، ہمدردی اور محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ دیگر انسانوں کے ساتھ ہمدردی تعاون اور ایثار کرتا ہے۔ یہی جذبہ خدمت خلق کہلاتا ہے۔ خدمت کا تعلق کسی رنگ، مذہب یا عقیدے اور جنس سے نہیں بلکہ ہر کوئی خدمت کا راستہ اپنا کر نیک نام کما سکتا ہے۔ خدمت خلق کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں بلکہ ہر وہ کام جس سے انسانیت کی خدمت ہوتی ہو وہ خدمت خلق میں آتا ہے۔ خدمت اکیلے بھی ہو سکتی ہے اور اس کے لئے منظّم جدوجہد بھی کی جا سکتی ہے۔ انفرادی سطح پر کسی بھوکے کو کھانا کھلانا بیمار کی تیمارداری کرنا، مریض کی عیادت کرنا خدمت خلق ہے۔ تاہم اجتماعی سطح پر خدمت سے بڑے اور یقینی نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ بعض افراد خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چند افراد کو تو فائدہ پہنچا سکتے ہیں لیکن معاشرے کو فائدہ دینا ان کے اختیار میں نہیں ہوتا۔ ایسے افراد کے پاس اگرچہ خدمت کا جذبہ تو ہوتا ہے تاہم سرمایہ کی کمی کے باعث وسیع پیمانے پر خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے کام اس کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ بہت سے افراد مل جل کر منظّم طریقے سے کوشش کریں۔ تاکہ فرد واحد کی خدمت کی بجائے وہ پورے معاشرے کو مدِ نظر رکھیں۔ تنظیموں کے ذریعے خدمت خلق کے کاموں میں نظم پیدا ہوتا ہے۔ ان میں بے ترتیبی نہیں ہوتی اور جو کوئی جس درجے میں خدمت کا مستحق ہوتا ہے۔ اس کی خدمت ہوتی رہتی ہے۔

اسلام خدمت خلق کا وسیع تصور دیتا ہے وہ یہ احساس بیدار کرتا ہے کہ انسان پر اس کی ذات اور اس کے خاندان ہی کے حقوق عائد نہیں ہوتے بلکہ وہ معاشرہ بھی حقوق رکھتا ہے جس کا وہ فرد ہے۔ اسلام تمام انسانوں کے ساتھ ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ قرآن مجید نے مسکینوں محتاجوں، معذوروں، یتیموں اور وسائل سے محروم انسانوں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا عام حکم دیا ہے۔ اسلام نے مسلمانوں میں عبادات کا جو نظام شروع کیا ہے۔ اس سے بھی مسلمانوں میں خدمت کے لئے تحریک پیدا ہوتی ہے کیونکہ اسلام کے نزدیک مخلوق کی خدمت دنیا داری کا عمل نہیں بلکہ عین عبادت ہے۔ زکوٰۃ اور صدقات سے معاشرے کے غریب طبقے کا معیار زندگی بلند ہو جاتا ہے۔ قومی زندگی میں کشادگی وسعت اور رواداری پیدا ہو جاتی ہے۔ دولت کی گردش شروع ہوتی ہے اور مفلوک الحالی اور گداگری کا قلع قمع ہو جاتا ہے۔ زکواۃ کے علاوہ دیگر عبادات کے ذریعے بھی انسانیت کی خدمت کے لئے تحریک پیدا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مثلاً کفارات اور صدقہ فطر سے بھی غریبوں کی مدد ہو جاتی ہے۔ مسلم حکمران بھی رفاہی کاموں اور خدمت خلق میں کسی سے پیچھے نہیں تھے انہی کی برکت سے وقف کا ادارا بھی وجود میں آیا۔

بیسویں صدی نے بظاہر تو مسلم اقوام کو سیاسی آزادی سے ہمکنار کر دیا ہے لیکن ان کو علمی، اقتصادی،

ثقافتی اور فوجی غلامی کے طوق سے آزادی نصیب نہیں ہوئی۔طوق غلامی کو اتارنے کے لئے نیز مسائل کے انبار کو ختم کرنے کے لئے علمی تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔جس کے لئے سرکاری اداروں کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری اداروں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ملک میں خواندگی آئے گی لوگ باشعور ہونگے تو مسائل کے حل کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

خدمت خلق کے جذبے کے تحت بننے والی تنظیمیں یا ادارے این جی اوز کہلاتی ہیں۔ این جی اوز، نان گورنمنٹل آرگنائزیشن کا مخفف ہے، ان میں حکومت کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا یہ لوگوں کی سہولت کے لئے نیز مسائل کو کم کرنے کے لئے بنتی ہیں۔عوامی خدمت کے لئے بننے والی تنظیمیں صدیوں سے مصروف عمل ہیں۔تاہم ستر کی دہائی میں یہ بہت زیادہ بنی ہیں یہ معاشرے کے لئے مختلف طریقوں سے مختلف مقاصد کی تکمیل کے لئے کام کرتی ہیں۔جن میں تعلیم، صحت، غربت کا خاتمہ، انسانی حقوق اور حقوق نسواں سرفہرست ہیں۔غیر ترقی یافتہ ممالک میں ان کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کہ لوگ حکومتی اداروں سے مایوس ہو گئے ہیں۔یہ ادارے لوگوں کے ساتھ مل کر ان کی ضروریات کو مدِ نظر رکھ کر مسائل کو حل کرتی ہیں۔

این جی اوز کی بہت سی اقسام ہیں کچھ لوگ این جی اوز بناتے ہیں اپنے فطری جذبے کی تسکین کی خاطر، کچھ تادیر زندہ رہنے کی خواہش کے طور پر بناتے ہیں کچھ کے اپنے ذاتی مفادات ہوتے ہیں۔کچھ اللہ کی رضا کی خاطر مخلوق خدا کی خدمت کو عبادت سمجھتے ہوئے این جی او قائم کرتے ہیں۔

خدمت خلق کا فریضہ تمام مذاہب کے لوگ ادا کر رہے ہیں عرب این جی اوز، پاکستانی این جی اوز اور یورپی این جی اوز کے نظریات کو جانچنے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی خدمت کا انداز بھی ایک جیسا ہے تاہم خدمت خلق کے جذبے کو خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی سند اس وقت ملتی ہے۔جب اس کے اعمال کا محرک اللہ کی رضا ہو اس کا انفاق، انسانوں سے اس کی ہمدردی و غمگساری شہرت یا مال و متاع کے حصول کے لئے یا کسی دوسرے دنیاوی مقصد کے لئے نہ ہو بلکہ اللہ کی رضا کے لئے ہو۔ایسے بہت سے ادارے ہیں جو خدمت خلق صرف اللہ کی رضا کی خاطر سرانجام دیتے ہیں۔حقیقی کامیابی انہی اداروں کی ہے۔ایسے بھی بہت سے ادارے ہیں جو شہرت و ریاء کے لئے کام کرتے ہیں۔نیز دنیاوی مال و متاع کا حصول ان کا مطمع نظر ہے وہ ادارے بھی بظاہر کامیاب نظر آرہے ہیں لیکن آخرت کے دائمی فوائد سے یہ لوگ محروم ہونگے کیونکہ ریاکاری اعمال کو بے ثمر بنا دیتی ہے۔

مغربی ممالک این جی اوز کے قیام میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ان کو جہاں اپنا مفاد نظر آتا ہے وہاں چند ہزار یا چند لاکھ ڈالر خرچ کر کے این جی اوز قائم کرتے ہیں اور ان کی برکت سے ملک کے کونے کونے میں پہنچ جاتے ہیں اور اپنے مقاصد کی تکمیل کرتے ہیں یہ لاکھوں ڈالرز جو باہر سے آتے ہیں ان میں تعمیری کاموں پر بہت کم خرچ ہوتے ہیں۔اگر یہ تمام ڈالرز معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ ہوتے تو ملک کے حالات بہت بہتر

ہوتے۔

این جی اوز کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے منصوبے ہماری زمینی حالات کے مطابق نہیں بنتے۔ظاہر ہے جب فنڈز باہر سے آئیں گے توان کی منشاء ومرضی کے مطابق منصوبے بھی بنیں گے۔یہی معاشی امداد ان تنظیموں کی آزادی کی راہ میں رکاوٹ ہے۔وہ تنظیمیں جو فنڈ ملکی وسائل سے اکٹھا کرتی ہیں۔ان کے کام ملکی مفاد کے لئے ہوتے ہیں۔گویا کچھ تنظیمیں غیر فعال ہوتی ہیں اور کچھ مسائل کے حل کے لئے سنجیدگی سے کوشش کررہی ہیں۔

بہرحال این جی اوز جو اچھے کام کرتی ہیں ان کے ساتھ مل کر کام کیا جاسکتا ہے۔غیر ملکی این جی اوز سے تربیت اور تعاون حاصل کرنے سے بھی اسلام نے منع نہیں کیا لیکن اگر وہ اسلام اور ملکی مفادات کو نقصان پہنچانا چاہیں تو پھر ان کا ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔اچھے کاموں میں ان کی مدد کریں اور برے کاموں میں ان کا ساتھ نہ دیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (سورۃ المائدہ، آیت ۲)

فہرست

فہرست	عنوان	صفحہ نمبر
	دیباچہ	XVIII-XIV
باب اول:	اسلام میں تعلیم وتربیت کی اہمیت	
فصل نمبر۱:	تعارف، علم کیا ہے، اقسام علوم، زرائع علم، حسی وتجربی علم، تعلیم کا محرک تقلید بھی ہے، فکری، قیاسی یا برھانی علم کی بنیاد، غور وفکر اور دلیل و برھان ہے، وجدان، وحی والہام، تاریخی روایات	۱-۵
فصل نمبر۲:	مقاصد تعلیم، معرفت الٰہی، قرآن وسنت کا صحیح فہم، تعلیم رفع درجات کا سبب ہے، تعلیم فرض ہے، تعلیم بنیادی ضرورت، تعلیم انسانی ترقی کا ذریعہ، مخلوق کی خدمت، فروغ انسانیت، حسن اعمال، ہمہ گیر اور متوازن شخصیت کی تعمیر، قوم کی تشکیل وتعمیر، علم گناہوں کا کفارہ، نظریہ حیات کی آبیاری، مسئلہ معاش۔	۶-۱۲
فصل نمبر۳:	قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی فضیلت، علم پھیلانے کی تاکید، علم کی ترویج واشاعت ضروری ہے	۱۳-۱۹
فصل نمبر۴:	اسلام میں علماء کا مقام۔ مولوی کی تعریف، علماء کی ضرورت وافادیت، علماء کے فرائض ومشاغل کے متعلق اصلاحات۔ مدارس کی اصلاح، سند عطا کرنے میں احتیاط، قواعد وضوابط کی پابندی، تجوید واخلاق کی تعلیم کا فروغ، اصلاح درس وتدریس، اصلاح اعمال، بے حیائی کے اثرات سے محفوظ رکھنا، تحریر وتقریر کی صلاحیت اُجاگر کرنا، علماء کی فکری تربیت، تبلیغ دین کے لئے علماء کے فرائض، تبلیغ اعمال ضروری ہے، شرک وبدعات سے امت کو بچانا، قرآن کا صحیح فہم پیدا کرنا، علم کے صحیح مقصد سے آگاہی، علماء کی خود احتسابی۔	۲۰-۳۳
فصل نمبر۵:	تعلیم وتربیت کے بنیادی عناصر۔ غایات تعلیم، نصاب تعلیم، معلم، متعلم	۳۴-۳۶
فصل نمبر۶:	علم وعمل لازم وملزوم ہیں	۳۷-۳۸
	حوالہ جات	۳۹-۴۳
باب دوم:	دین اسلام میں این جی اوز کا وجود	
فصل نمبر۱:	معنی ومفہوم	۴۴
فصل نمبر۲:	اسلام اور این جی اوز (تاریخی پس منظر)۔ مذہب اسلام، زکوٰۃ، صدقات کفارات، صدقہ فطر، ظہار سے رجوع کا طریقہ، قتل خطا کے احکام، قسم کا کفارہ، وقف، عہد نبویؐ، عہد صحابہ، عہد تابعین، اموی دور، عباسی عہد و مابعد، عہد سلاجقہ، عہد ممالیک۔	۴۵-۶۶

	مملوکوں کے عہد میں اوقاف کو تین شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ احباس، اوقاف حکمیہ، اوقاف اہلیہ۔ برصغیر پاک و ہند، غوری خاندان، خاندان غلامان، خلجی خاندان، خاندان تغلق، محمود تغلق، لودھی خاندان، بہمنی سلطنت، جون پور کے شاہان شرقی، سلاطین گجرات، سلاطین مغلیہ، شیر شاہ سوری، شاہجہان، اورنگ زیب عالمگیر، بہادر شاہ، محمد شاہ، انگریزی عہد، جدیدیت کے ذریعے اصلاح، پاکستان	
فصل نمبر۳:	ایک مثالی این جی او کے اغراض و مقاصد	٦٩-٦٧
فصل نمبر۴:	این جی اوز اور اسلامی تعلیمات میں مماثلت۔ صفائی کی تعلیم اور انتظام، راستے سے ایذا رساں چیز کا دور کرنا، سرائے تعمیر کرنا، پانی کا انتظام کرنا۔ بنجر زمین کو آباد کرنا، درخت لگانا، مساجد کی تعمیر، مدارس و مکاتب کا قیام، شفاخانوں کا قیام، رفاہی کاموں کے لئے وقف، سماجی بہبود کے کام، محتاجوں کی مدد، یتیموں کی کفالت، مسافروں کے ساتھ حسن سلوک، مظلوم کی مدد کرنا، جانوروں پر رحم، تحفظ ماحول، سماجی ضروریات کے لئے مدد طلب کی جا سکتی ہے۔	٨٧-٧٠
فصل نمبر۵:	این جی اوز اور اسلامی تعلیمات میں تصادم۔ انسانوں کی مختلف اقسام، خدمت سب کے لئے، مخلوق خدا کی خدمت خدا کی خدمت ہے	٩٤-٨٨
فصل نمبر۶:	صحیح اسلامی سمت کی طرف راہنمائی، اصلاح کی کوشش	١٠٠-٩٥
	حوالہ جات	١٠٦-١٠١
باب سوم:	پاکستان میں این جی اوز کی اقسام	
فصل نمبر۱:	این جی اوز کی ضرورت، غیر سرکاری تنظیموں کی اقسام۔ سماجی بہبود کے ادارے (Social Welfare Agencies)، سوسائٹیز (Societies)، کواپریٹو ادارے (Cooperative Societies)، غیر نفع بخش کمپنیاں (Non Profit Companies)، وقف (Trust)	١١٣-١٠٧
فصل نمبر۲:	خواندگی عام کرنے والی این جی اوز۔ چند این جی اوز کی تفصیل۔ دلاس گل ویلفیئر پروگرام۔ خویندو کور۔ تربیت اساتذہ کے لئے سرگرم عمل این جی اوز۔ تربیت اساتذہ میں مصروف چند این جی اوز کی تفصیل۔ آگاہی، الفتح ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن، سٹیزن ایجوکیشن ڈویلپمنٹ فاؤنڈیشن۔ دینی شعور اجاگر کرنے والی این جی اوز۔ دینی مدارس۔ وفاق المدارس العربیہ، تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان، وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (اہل حدیث)، وفاق المدارس الشیعہ پاکستان، نظام تعلیم رابطہ المدارس (جماعت اسلامی)۔ وفاق المدارس العربیہ سے منسلک چند مدارس۔ جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ مدنیہ لاہور، مرکزی دار القراء پشاور، دار العلوم کراچی۔ تنظیم المدارس سے منسلک مدارس۔ جامعہ نعیمیہ لاہور، دار العلوم امجدیہ کراچی۔ وفاق المدارس السّلفیہ سے منسلک مدارس۔ الجامعہ السّلفیہ فیصل آباد، مدرسہ دار الاسلام کراچی۔ وفاق اہل شیعہ سے منسلک مدارس۔	١٣٥-١١٤

	جامع المنتظر لاہور، جامعہ امامیہ۔ رابطہ المدارس سے منسلک مدارس۔ جامعہ عربیہ گوجرانوالہ۔ درس نظامی، وسائل۔	
فصل ۳	صحت کی سہولیات فراہم کرنے والی این جی اوز۔ صحت کی سہولتیں فراہم کرنے والی چند این جی اوز کی تفصیل۔ دی لیٹن رحمت اللہ بنوولنٹ ٹرسٹ (LRBT)، ھینڈز، فرانٹیر پرائمری ھیلتھ کیئر (FPHC)، ماحول کا تحفظ کرنے والی این جی اوز۔ ایکو کنزرویشن انیٹیٹیو۔ سوسائٹی برائے تحفظ ماحولیات Environmental Protection Society معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنے والی این جی اوز۔	۱۵۳-۱۳۶
فصل نمبر ۴	ناگہانی آفات میں مدد دینے والی این جی اوز۔ ناگہانی آفات میں مدد دینے والی چند این جی اوز کی تفصیل۔ فوکس ہیومینٹرین اسسٹنس پاکستان، اسلامک ریلیف ایجنسی پاکستان۔ قرضے فراہم کرنے والی این جی اوز، قرضے فراہم کرنے والے کچھ اداروں کی تفصیل۔ بانہلی، آرگنائزیشن پین انوائرمنٹ، جناح ویلفیئر سوسائٹی، پاکستان پاورٹی ایلیویشن فنڈ، غیر سرکاری اداروں کو فنڈز فراہم کرنے والے ادارے، ایکشن ایڈ، آغاخان فاؤنڈیشن، ایشیائی ترقیاتی بینک، اسٹریلین ایجنسی فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ، آسٹریلین ہائی کمیشن، کینیڈین انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی، کیتھولک ریلیف سروسز، چرچ ورلڈ سروس، کمیشن آف یورپین کمیونٹی، ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ، جاپان ایمبیسی، فوڈ اینڈ ایگریکلچرل آرگنائزیشن، فریڈرک ایبرٹ سٹفٹنگ، فریڈرک نومن فاؤنڈیشن، ہنس سیڈل فاؤنڈیشن، ہنرچ بول فاؤنڈیشن، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن، جاپان انٹرنیشنل کواپریشن ایجنسی، نیدرلینڈ آرگنائزیشن فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ، آکسفورڈ کمیٹی فار فیمن، پاکستان پاورٹی ایلیویشن فنڈ، پلان انٹرنیشنل، سیودی چلڈرن، سوشل ایکشن پروگرام، ساؤتھ ایشیاء پاٹنرشپ پاکستان، سویس ایجنسی فار ڈویلپمنٹ کواپریشن، انٹرکواپریشن سوئٹزرلینڈ، دی ایشیاء فاؤنڈیشن، دی جرمن ایجنسی فار ٹیکنیکل کواپریشن، اورسیز اکنامک کواپریشن فنڈ آف جاپان، رائل نیدرلینڈ ایمبیسی، ورلڈ بینک، ٹرسٹ فار والنٹری آرگنائزیشن، یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام، یونائیٹڈ نیشنز ایجوکیشن سائنٹیفک کلچرل آرگنائزیشن، یونائیٹڈ نیشنز انٹرنیشنل ڈرگ کنٹرول پروگرام، یونائیٹڈ نیشنز پاپولیشن فنڈ، ورلڈ فوڈ پروگرام۔	۱۷۵-۱۵۴
فصل نمبر ۵:	انسانی حقوق کی این جی اوز۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان۔ بچوں اور خواتین کے حقوق کے لئے کام کرنے والی این جی اوز۔ چند این جی اوز کی تفصیل۔ اپوا، آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن۔ ویمن ویلفیئر اینڈ ریلیف سروس۔ بچوں کی بہبود کے لئے کام کرنے والی این جی اوز۔ چند این جی اوز کی تفصیل۔ سپارک۔ چائلڈ ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن۔ ووکیشنل تعلیم دینے والی این جی اوز۔ ووکیشنل تعلیم دینے والی چند این جی اوز کی تفصیل۔ بہبود نسواں نیٹ ورک۔ فیلکن یوتھ ویلفیئر آرگنائزیشن۔	۲۰۴-۱۷۶

فصل نمبر ٦	دیگر مختلف الانواع این جی اوز، چند این جی اوز کی تفصیل۔ ادارہ استحکام شرکتی ترقی بلوچستان، شیوہ ایجوکیٹڈ سوشل ورکرز ایسوسی ایشن۔ اصلاح ترقیاتی کمیٹی جامعہ نوردی ہری پور۔ بوزہ خیل ویلفیئر سوسائٹی۔ ادارہ خدمت خلق زیارت تالاش۔	۲۲۲-۲۰۵
	حوالہ جات	۲۲۵-۲۲۳
باب چہارم:	این جی اوز کا دائرہ کار	
فصل نمبر ۱:	کانفرنسوں، ورکشاپوں اور سیمیناروں کے ذریعے اپنے مؤقف کو حکومت تک پہنچانا، ویمن ہیلتھ پروجیکٹ کے تحت ورکشاپ، خواتین پر تشدد کے خلاف سیمینار، سوسائٹی برائے تحفظ حقوق اطفال، سوات، سوسائٹی برائے تحفظ حقوق اطفال ایبٹ آباد، سوسائٹی برائے حقوق اطفال رحیم یار خان، آشا کے زیر اہتمام لاہور، اسلام آباد اور کراچی میں سیمینارز، انسانی حقوق کے حوالے سے ایک روزہ سیمینار، تعلیم سب کے لئے، ایک روزہ سیمینار، سول سوسائٹی اور ذرائع ابلاغ، عوامی اور نجی شراکت پر ورکشاپ، تربیت کاروں کی تربیت پر ورکشاپ، نارووال رورل ڈویلپمنٹ پروگرام کا اساتذہ کی تربیت پر ورکشاپ، صحت کی ذمہ داریاں، مدد کیئر کے بارے میں ورکشاپ، منشیات کے موضوع پر ورکشاپ۔ حقوق اطفال پر ورکشاپ بچوں کے مسائل پر ورکشاپ۔ مشاورتی ورکشاپ، اسلام آباد میں ایک روزہ کانفرنس۔	۲۳۹-۲۲۶
فصل نمبر ۲:	رسائل و جرائد کے ذریعے عوامی شعور بیدار کرنا، معلومات عام طور پر دو طرح کی ہوتی ہیں، جریدہ، سہ ماہی میگزین ''شعور''، فرنٹیئر ریسورس سنٹر کا شائع کردہ سہ ماہی رسالہ ''سھلکار''، این جی اوز ریسورس سنٹر کا شائع کردہ سہ ماہی رسالہ ''اخبار''، پاکستان ولیج ڈویلپمنٹ پروگرام کے انفارمیشن ریسورس سنٹر کا سہ ماہی نیوز لیٹر ''آگاہی''، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی مطبوعات، تانگھ وسیب کی طرف سے شائع ہونے والا سہ ماہی نیوز لیٹر ''تانگھ''، صارف کی پسند، شرکتی ترقی، خبر نامہ، سہ ماہی ''مددگار''، سپارک، یونائیٹڈ نیشن ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کا ماہنامہ ''پیامبر''، خبر نامہ، این جی او نیوز، نیوز شیٹ، آہنگ کا انگریزی میگزین Deciplining the child practices and Women Association, struggle for Development "WASFD" impact Rural Social Development Programme (RSDP)	۲۴۷-۲۴۰
فصل نمبر ۳:	مختلف علاقوں میں اجتماعات منعقد کروانا، عوامی بیداری کے لئے میلہ، بچوں کا عالمی دن، انٹرایکٹو تھیٹر، رائل نارویجن ایمبیسی کے زیر اہتمام تصویری نمائش، ویمن ہیلتھ پروجیکٹ کی ساتھی تنظیموں کے لئے کراچی میں میلے کا انعقاد، خواتین پر تشدد کے خلاف واک، تقریب تقسیم انعامات و کتب، مرکز تعلیم بالغان برائے خواتین لاہور میں لیکچر کا اہتمام، عالمی انجمن برائے تحفظ ماحول (IUCN) کی گولڈن جوبلی، بچوں کا میلہ، پنجاب لوک بولی میلہ، عالمی ہفتہ تعلیم کے سلسلے میں تقریبات	۲۵۶-۲۴۸

فصل نمبر۴:	پاکستان میں این جی اوز کی عملی سرگرمیاں دیہی علاقوں میں عمل سے سیکھنا، پائیدار غیر رسمی سکولوں کی جانب بڑھتے ہوئے، عورتوں کی تعلیم، اساتذہ کی تربیت، پرائمری سکول اساتذہ کی تربیت، ورلڈ فوڈ پروگرام کی جانب سے سکولوں میں تیل پہنچانے کے لئے ٹرکوں کا عطیہ، پاکستان میں این جی اوز کی عملی سرگرمیاں (جائزے اور رپورٹس)، استعداد کاری پروگرام، کورس کے اجزا، خاص مقاصد کے لئے انگریزی کا استعمال، سننے سے مہارت میں اضافہ، پڑھنے سے مہارت میں اضافہ، بچوں نے وزیر تعلیم کو پوسٹ کارڈ پیش کئے، ایک ناقابل فراموش سبق، جنوبی ایشیاء میں ایجوکیشن فار آل کو مضبوط اور اکٹھا کرنا، تعلیم برائے شہریت کورس، آغا خان ایجوکیشن سروسز کا منصوبہ۔	۲۶۶-۲۵۷
	حوالہ جات	۲۶۹-۲۶۷
باب پنجم:	پاکستانی این جی اوز اور بین الاقوامی، این جی اوز کا تقابلی مطالعہ	
فصل اول:	پاکستانی این جی اوز کے نظریات، انصار برنی ویلفیئر ٹرسٹ، ایدھی فاؤنڈیشن۔شوکت خانم میموریل ٹرسٹ اینڈ ریسرچ سنٹر۔	۲۹۲-۲۷۰
فصل نمبر۲:	عرب ممالک کی این جی اوز کے نظریات، عرب این جی اوز، الهيئة الخيرية الاسلامية العالمية، International Islamic Charitable Organization۔ الحق، ہیومن اپیل انٹرنیشنل، Egyption Center for WomensRight	۳۰۳-۲۹۳
فصل نمبر۳:	یورپی این جی اوز کے نظریات، انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن، انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس، انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی۔	۳۲۰-۳۰۴
فصل نمبر۴:	اسلامی نقطہ نظر سے مسلم اور غیر مسلم این جی اوز کا تقابلی جائزہ، عیسائیت، پارسی، ہندوازم، بدھ ازم، مسلمان، خدا سے تعلق خدمت کے جذبے کو مستحکم کرتا ہے	۳۲۸-۳۲۱
فصل نمبر۵:	تعلیم و تربیت کے ضمن میں بین الاقوامی این جی اوز سے رہنمائی اور اصلاح احوال کی گنجائش، کانفرنسز، بین الاقوامی تربیتی کورسز، اشتراک عمل اور تعاون کے ذریعے۔ اداروں، کارکنوں، اور اہلکاروں کی تربیت کے ذریعے	۳۳۶-۳۲۹
	حوالہ جات	۳۳۹-۳۳۷
باب ہشتم	خاتمہ بحث	
فصل نمبر۱:	این جی اوز اپنے مقاصد میں کس حد تک کامیاب ہوئیں، پاکستان میں موجود مسائل، غربت، ناخواندگی، صحت، ماحول کی آلودگی، آبادی میں اضافہ، پینے کے صاف پانی کا انتظام، ناگہانی آفات، معاشی بدحالی، خواتین کے حقوق، بچوں کے حقوق، معاشرے کے کمزور طبقوں کی امداد، ایڈز سے آگاہی، زراعت کی ترقی	۳۴۷-۳۴۰
فصل نمبر۲:	آراء و تجاویز برائے تحسین پروگرام این جی اوز	۳۵۴-۳۴۸

فصل نمبر۳:	پاکستان کو درپیش گوناگوں تعلیمی مسائل اور ان کا بطریق احسن حل، غربت، مہنگا نظام تعلیم، طبقاتی نظام تعلیم، مقامی جاگیرداری، مخلوط تعلیم کا مسئلہ، پاکستان میں تعلیمی اصلاحات کے لئے کاوشیں، پہلی تعلیمی کانفرنس ۱۹۴۷ء، ایجوکیشن کانفرنس ۱951ء، تعلیمی کمیشن ۱۹۵۹ء، تعلیمی کمیشن ۱۹۷۰ء، نئی تعلیمی پالیسی، نیشنل ایجوکیشن پالیسی ۱۹۷۹ء، نئی روشنی پروگرام، قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۹۲ء، نظرثانی شدہ قومی پالیسی ۱۹۹۸ء، ۲۰۱۰ء پروگرام، سوشل ایکشن پروگرام، سیون پوائنٹ ایجنڈا، تعلیمی اصلاح کے لئے غیر سرکاری کاوشیں	۳۵۵-۳۷۱
فصل نمبر۴:	خلاصہ بحث	۳۷۲-۳۷۷
	حوالہ جات	۳۷۸-۳۸۰
	نتائج بحث	۳۸۱-۳۸۵
	سفارشات	۳۸۵-۳۸۶
	فہرست آیات	۳۸۸-۳۸۹
	فہرست احادیث	۳۹۰-۳۹۵
	فہرست مصطلحات	۳۹۶-۳۹۸
	List of Abbreviation	۳۹۸-۴۰۰
	تراجم اعلام	۴۰۱-۴۲۴
	کتابیات	۴۲۵-۴۳۱

دیباچہ

موضوع تحقیق کا تعارف اور اہمیت

الحمدالله الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیطهره علی الدین کله امابعد

تعلیم کسی بھی قوم یا ملک کی تعمیر و ترقی اور خوشحالی میں بنیادی اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ تعلیم کے بغیر کسی فرد، خاندان، معاشرے، قوم یا ملک کے لئے ترقی کے منازل طے کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ تعلیم انسان کی سوچ میں مثبت تبدیلی لاتی ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے اگر ایک طرف انسان کی اپنی ذہنی وفطری صلاحیتوں کو نکھارا جاتا ہے تو دوسری طرف ایک نسل اپنا تمام تر سماجی ورثہ دوسری نسل کو منتقل کرتی ہے۔

اسلام وہ واحد مذہب ہے جس نے تمام انسانوں پر علم کو فرض قرار دیا ہے اور اسی فرض کی انجام دہی کو معاشرے کی ایک ذمہ داری بتایا ہے نبی ﷺ کا ارشاد ہے۔

طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة (سنن ابن ماجہ، باب فضل العلماء برقم ۲۲۴، ۸۱/۱)

''علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''

اسلام میں انسان کی جو فضیلت بیان ہوئی ہے وہ علم کی بناء پر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو صاحب علم بنایا جو مخلوقات کی سب سے بلند صفت ہے۔ قلم کے استعمال سے لکھنے کا فن سکھایا جو بڑے پیمانے پر علم کی ترقی واشاعت اور بقاء و تحفظ کا ذریعہ بنا۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائماً بالقسط (سورۃ آل عمران آیت ۱۸)

''گواہی دی اللہ نے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور اہل علم جو انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم ہیں۔''

آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کا ذکر کرنے کے بعد فرشتوں کا ذکر کیا اور تیسرے نمبر پر اہل علم کو درجہ فضیلت عطا فرمایا۔ ایک آیت میں علم کو خیر کثیر قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

ومن یؤت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۹)

''جسے حکمت دی گی اسے بہت بھلائی عطا کی گئی''

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو غور وفکر کی صلاحیت دی۔ اس غور وفکر نے جہاں انسان کو تہذیب سے آشنا کیا وہاں اس کے لئے ترقی کی معراج پر پہنچنے کی راہیں بھی ہموار کیں۔ ارتقاء کے سفر کے دوران انسانوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط کرنے، حقوق وفرائض کا ادراک کرنے، اجتماعی زندگی میں مفاسد متعین کرنے، انسانی تہذیب

کو دوام بخشنے اور معاشرے سے جبر و استحصال کا خاتمہ کرنے کے لئے اسلام نے ہمیشہ اپنے پیروکاروں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا۔ قرآن پاک میں نبی ﷺ کے فرض منصبی کا ذکر یوں بیان ہوا۔

ویعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم (سورۃ البقرۃ آیت ۱۵)

''ان کو کتاب وحکمت کی باتیں سکھاتا ہے اور انہیں پاک وصاف کرتا ہے''

گویا رسول ﷺ تعلیم بھی دیتا ہے اور تربیت کر کے ان کو سنوارتا بھی ہے۔ اس تعلیم و تربیت کے نتیجے میں انسان کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے وہ قرآن پاک کی اس آیت سے ظاہر ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون (سورۃ النحل، آیت ۴۳)

''اگر تمہیں علم نہیں تو اھل علم سے پوچھ لیا کرو''

تعلیم کی اسی اہمیت کے پیش نظر نبی ﷺ نے آغاز نبوت کے ساتھ ہی اسلام قبول کرنے والے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے کام کا آغاز کیا۔ تعلیم کا یہ سلسلہ پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے ملکیتی مکان میں شروع کیا پھر کچھ عرصہ کے بعد کوہ صفا کے قریب دار ارقم منتقل کر دیا گیا۔ ہجرت سے دو سال پہلے بیعت عقبہ ثانیہ میں جب مدینہ کے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا تو ان کی تعلیم و تربیت کے لئے آپ ﷺ نے فیض تربیت سے بہرہ ور ایک مسلمان حضرت مصعب بن عمیر کو روانہ فرمایا تاکہ ان لوگوں کو قرآن مجید کی تعلیم دے۔ مدینہ ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے مسجد نبوی کے ساتھ ایک چبوترہ بنایا جسے صفہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اسے آپ ﷺ نے دنیائے اسلام کی پہلی یونیورسٹی کے طور پر متعارف کروایا۔ دور دراز سے طالبان حق جوق در جوق فیض رسالت سے بہرور ہونے کے لئے آنے لگے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ افضل الصدقۃ ان یتعلمہ المرء المسلم علماً (ابن ماجہ، کتاب فی الایمان، باب ثواب معلم الناس الخیر، حصہ اول، حدیث نمبر ۲۴۳)

''بہترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان مرد علم حاصل کرے''

گویا علم کا حصول صدقہ کا قائم مقام ہے یہ وہ عبادت ہے جس سے قوموں اور ملتوں کی تقدیر بدل جاتی ہے۔ پاکستان بھی ایک اسلامی ملک ہے اور نظریاتی طور پر اسلام سے گہری وابستگی اور مناسبت رکھتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا کرنے کے لئے خواندگی کو عام کریں۔ اس وقت پاکستان معاشی، اخلاقی، تعلیمی، تمدنی اور زندگی کے تمام میدانوں میں ایک بحرانی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ اس سے نکلنے کے لئے کی جانے والی کوششیں ثمر آور دکھائی نہیں دے رہیں۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر وہ قدم اُٹھایا جائے جو پاکستان کو اقوام عالم میں ایک باعزت مقام دلا سکے۔ یہ اس وقت ممکن ہو گا جب تعمیر نو کی کوششوں میں مقامی اداروں کو بھی شامل کیا جائے۔ ان اداروں کو راغب کیا جائے کہ وہ انسانی وسائل کی ترقی کیلئے تعلیم و تربیت کو عام کریں۔ عوام الناس کو قائل کریں کہ وہ اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائیں اور معاشرے کی اصلاح و ترقی

کیلئے اسے استعمال کریں۔ کیونکہ یہی وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔اپنی مدد آپ کے تحت وقوع پذیر ہونے والی تنظیموں میں،خواندگی کی تنظیمیں،تعلیم عام کرنے والی تنظیمیں،دینی مدارس،انسانی حقوق کی تنظیمیں،خواتین کی حقوق کی تنظیمیں،سلائی کڑھائی اوردستکاری سکھانے والی تنظیمیں دن رات اصلاح معاشرہ کے لئے سرگرم عمل ہیں اورملک کی ترقی میں پیش پیش ہیں۔ان این جی اوز کو پرکھنے کے لئے دوربین حکمت عملی کی ضرورت ہے۔خواندگی کے تناسب کوپیش نظررکھیں تو عوام الناس میں تعلیمی شعور اُجاگر ہونے کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری اداروں کی تمام تر سرگرمیاں بھی سامنے رکھنا ضروری ہیں۔

موضوع کا بنیادی سوال:

مقالہ ھٰذا کا بنیادی سوال درج ذیل نکات پر مشتمل ہے۔

۱۔ تعلیم وتربیت سے کیا مراد ہےاوراسلام میں اس کی کیا اہمیت ہے۔اسلام میں تعلیم وتربیت کے کون کون سے بنیادی عناصر ہیں۔

۲۔ این جی اوز سے کیا مراد ہے۔اسلامی تعلیمات کی رو سے ان کی کیا حیثیت ہے؟ کیا اسلامی تعلیمات اور این جی اوز کے اھداف میں تصادم ہے۔

۳۔ پاکستان میں این جی اوز کی کیا حیثیت ہے۔این جی اوز کے کیا اھداف ہیں اور یہ تعلیم وتربیت کیلئے کس قسم کے اقدامات کررہی ہیں۔

۴۔ پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز کا دائرہ کار کیا ہے اور بین الاقوامی این جی اوز سے ان کا کس حدتک تعلق ہے۔

فرضیہ تحقیق:

۱۔ پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز کے نظریات اوراھداف اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

۲۔ پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز کے نظریات اور اھداف اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔

۳۔ پاکستان میں کام کرنے والی بعض این جی اوز کے نظریات اوراھداف اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں اوربعض کے نہیں رکھتے۔درست ترین فرضیہ کی نشاندہی نتائج تحقیق کی روشنی میں نتائج کے باب میں کی گئی ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

این جی اوز کے بارے میں کوئی تحقیقی مقالہ میری نظر سے نہیں گزرا۔ البتہ آغا خان فاؤنڈیشن کی کاوشوں کے نتیجے میں چند مطبوعات کتابی صورت میں اور سی ڈیز میں بھی ملتی ہیں۔ ان کی ایک کتاب Directory of Donor Organizations in Pakistan. میں امداد دینے والے بین الاقوامی اداروں کے بارے میں مکمل معلومات ہیں۔ جو جغرافیائی ترجیح، امداد حاصل کرنے کی اہلیت، طریقہ کار اور فنڈنگ کی مدت کے بارے میں ضروری معلومات پر مشتمل ہے۔ دوسری کتاب، Directory of Social Research Organizations in Pakistan میں سماجی اور ترقیاتی موضوعات پر تحقیق میں مصروف پاکستان کے ۵۳ معروف اور مستند اداروں کی مکمل تفصیلات موجود ہیں۔ ان کی تیسری کتاب Directory of NGOs in Pakistan ہے۔ اس کتاب میں پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز کے محل وقوع، کارکنوں اور رضا کاروں کی تعداد، سالانہ بجٹ، دلچسپی کے موضوعات اور رابطے کی معلومات موجود ہیں۔ ایک اور کتاب Directory of Government Policies and Programmes for Citizen Sector in Pakistan. ہے۔ اس میں پاکستان بھر میں جاری سماجی ترقی کے حوالے سے صحت، تعلیم، بہبود آبادی، فراہمی و نکاسی آب، رہائش، منصوبہ بندی، ترقیات اور بہبود نسواں جیسے امور پر سرکاری پالیسیوں اور پروگراموں کو بیان کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ آغا خان فاؤنڈیشن سنٹر فار سول سوسائٹی سٹڈیز نے سوشل پالیسی ڈویلپمنٹ پاکستان اور جان ہاپکنسن یونیورسٹی یو ایس کے ساتھ مل کر ۲۰۰۴ میں ایک تحقیقی رپورٹ Non Profit Sector in Pakistan, Historical Background کے نام سے تیار کی ہے۔ مذکورہ بالا تمام مطبوعات انگریزی زبان میں ہیں۔ تاہم اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی بسیط اور مدلل تحریر ابھی تک منظر عام پر نہیں آئی۔ جبکہ اس موضوع پر کام کی سخت ضرورت ہے بالخصوص موجودہ صورتحال میں جبکہ لوگوں کے ذہنوں میں ان اداروں کے خلاف بہت سے شکوک وشبہات موجود ہیں۔

منہج البحث:

یہ بیانیہ اور دستاویزی تحقیق ہے اس لئے اس میں بیانیہ اور دستاویزی تحقیق کے اُصول استعمال کئے گئے ہیں۔ اس میں بنیادی اسلامی تصورات قرآن وسنت سے لئے گئے ہیں۔ اور اس کے لئے قرآن وسنت سے استنباط احکام کی منہج کو استعمال کیا گیا ہے۔

موضوع کی مناسبت سے مقالے کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول میں اسلام میں تعلیم وتربیت کی اہمیت کو قرآن وسنت کی روشنی میں اُجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اسی باب میں علماء کے مقام پر بھی بحث کی

ہے اور تعلیم وتربیت کے بنیادی عناصر بیان کئے ہیں۔ باب دوم میں یہ بتایا گیا ہے کہ دین اسلام میں این جی اوز کی کیا حیثیت ہے۔ اس سلسلے میں ان کا تاریخی پس منظر بتایا ہے۔ اسی باب میں یہ بھی بتایا ہے کہ کہاں کہاں یہ اسلام سے مماثلت رکھتی ہیں اور کہاں متصادم ہیں۔ نیز یہ صحیح سمت کیسے اختیار کرسکتی ہیں۔ باب سوم میں پاکستان میں موجود این جی اوز کی اقسام پر بحث کی گئی ہے۔ باب چہارم میں این جی اوز کا دائرہ کار بتایا ہے کہ یہ کس طرح اپنا پیغام عوام اور حکومت تک پہنچاتی ہیں۔ اور پاکستان میں ان کی عملی سرگرمیاں کیا ہیں اور یہ کس حد تک کامیاب ہیں۔ باب پنجم میں دیگر ممالک کی این جی اوز اور چند پاکستانی این جی اوز کی کارکردگی کو بیان کیا ہے۔ نیز مسلم اور غیر مسلم این جی اوز کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

باب ششم میں بحث کو سمیٹا ہے اور این جی اوز کی کامیابی اور ناکامی کے بارے میں بتایا ہے نیز این جی اوز کو بہتر بنانے کے لئے تجاویز دی ہیں۔ اسی باب میں پاکستان کو درپیش گوناگوں تعلیمی مسائل اور ان کا حل پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں نتائج اخذ کئے گئے ہیں اور چند سفارشات پیش کی گئی ہیں۔

تحقیق کے دوران حتی الامکان یہ کوشش کی گئی کہ اصل ماخذ تک رسائی حاصل ہو۔ اس مقصد کے لئے پشاور شہر کے بڑے کتب خانوں سے استفادہ کیا گیا جن میں آرکائیوز، اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری، سنٹرل لائبریری پشاور یونیورسٹی، شیخ زید اسلامک سنٹر پشاور کی لائبریری، فرنٹیئر کالج برائے خواتین پشاور کی لائبریری شامل ہیں۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کی لائبریری سے بھی وقتاً فوقتاً استفادہ کیا گیا ہے۔ نیز موضوع کی مناسبت سے سروے کئے، ذاتی انٹرویو لئے، خطوط کے ذریعے این جی اوز سے رابطہ کیا گیا، رسائل وجرائد سے معلومات لی گئیں اور انٹرنیٹ پر Search کے ذریعے حقائق تک پہنچنے کی کوشش کی گئی۔ مقالے کی ترتیب میں جن کتب ورسائل سے استفادہ کیا گیا ان کی تفصیل (بمع مؤلف اور مطبع کا نام اور سن طباعت وغیرہ) کتابیات میں دی گئی ہے۔ اس میں ماخذ کی ترتیب حروف تہجی کے مطابق رکھی گئی ہے۔ اگر کسی عربی یا انگریزی کتاب کا حوالہ اس کے اردو ترجمہ سے دیا گیا ہے تو اس کے اردو ایڈیشن کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

مقالے میں تحقیق کے ساتھ ساتھ ضرورت کے تحت تنقید بھی کی گئی ہے۔ لیکن اس تحقیق سے مراد کسی کی دل آزاری نہیں۔ اس لئے اگر کسی کے جذبات اس سے مجروح ہوئے ہوں تو ان سے پیشگی معذرت خواہ ہوں۔ خطا انسان سے ہوتی ہے اگر اس مقالے میں کوئی خوبی ہے تو یہ صرف اور صرف اللہ کی عنایت خاص ہے اور اگر کوئی غلطی ہے تو میں خطاوار ہوں۔ اللہ تعالیٰ میری اس خطا کو معاف فرمادے اور میری اس کوشش کو شرف قبولیت بخشے۔

آمین۔

باب اول

اسلام میں تعلیم وتربیت کی اہمیت

فصل نمبرا

تعارف: علم کیا ہے؟

علم کے معنی ہیں جاننا اس کی جمع علوم ہے اور یہ جہل کی ضد ہے علم اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے
قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

هوالخلق العليم ۱ "بے شک وہ بہت بڑا خالق سب سے زیادہ جاننے والا ہے"

علم الغيب والشهادة ۲ "پوشیدہ اور ظاہر چیز کو جاننے والا ہے"

انک انت علامُ الغيوب ۳ "بے شک تو ہی پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے"

ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

انما يخشى الله من عباده العلمٰوا ۴

"بلاشبہ اللہ کے بندوں میں سے علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں"

حضرت مسروقؒ کا قول ہے:

كفى بالمرء علما ان يخشى الله وكفى بالمرء جهلا ان يعجب بعلمه ۵

"کسی شخص کے عالم ہونے کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہو اور کسی شخص کی بے علمی کے لئے یہ بات کافی ہے کہ وہ اپنے علم پر ناز کرتا ہو"

ملا علی قاری کہتے ہیں:

العلم نور فى قلب المومن مقتبس من مصابيح مشكوٰة النبوة من الاقوال المحمدية والافعال الاحمدية والاحوال المحمودية يهتدى به الى الله وصفاته و افعاله واحكامه ۶

"علم وہ نور ہے جو قلب مومن میں موجزن ہوتا ہے اور مشکوٰۃ نبوت کے چراغوں سے آپؐ کے اقوال، افعال اور احوال کی صورت میں ماخوذ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی صفات، افعال اور احکام کی جانب رہنمائی کرتا ہے"

تعلیم:

تعلیم لفظ علم سے ماخوذ ہے جس کے معنی جاننا، پہچاننا اور کسی چیز کی حقیقت معلوم کرنا ہے

لفظی طور پر تعلیم کے معنی ہیں معلومات کا ذخیرہ جمع کرنا اور مخفی صلاحیتوں کو نکھارنا، اصلاً یہ لفظ معلومات فراہم کرنے اور متعلم کی مخفی صلاحیتوں کو نکھارنے کے مفہوم میں آتا ہے۔ ۷
علم جب باب تفعیل میں آتا ہے تو تعلیم بن جاتا ہے اس کے معنی میں تعدیہ پیدا ہوتا ہے۔
تعدیہ اس چیز کو کہتے ہیں جو دوسروں تک پھیل جانے کا رجحان رکھے لہذا تعلیم کے معنی یہ ہوئے کہ یہ وہ عمل ہے جس کے ذریعے دوسروں کو اس قابل بنایا جاسکے کہ وہ جان جائیں یا علم حاصل کرلیں۔ ۸

تعلیم انگریزی زبان میں Education کہلاتی ہے ایجوکیشن کی بنیاد لاطینی لفظ Educere یا Educare ہے اس کے معنی تربیت کرنا، نشو ونما کرنا ہے۔ ۹

تعلیم کا عمل معاشرتی و ثقافتی ماحول میں انجام پاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بعض ماہرین تعلیم کو معاشرتی عمل قرار دیتے ہیں جس کا مقصد معاشرتی مطابقت پیدا کرنا ہے۔

یہ وہ معاشرتی عمل ہے جو انسانی زندگی کے ہر پہلو کی نشو ونما کا احاطہ کئے ہوئے ہے یہ نشو ونما اس طرح سے مربوط اور بتدریج ہوتی ہے کہ اس سے فرد کی شخصیت کی بہترین طور پر تکمیل ہو سکے اور فرد نہ صرف خود کو پہچاننے کے قابل ہو جائے بلکہ کائنات اور خالق کائنات کی حقیقت کو سمجھنے کی صلاحیت بھی حاصل کرے۔ ۱۰

اقسام علوم:

پہلی عالمی اسلامی تعلیمی کانفرنس منعقدہ مکہ مکرمہ نے علوم کی دو اقسام کا ذکر کیا ہے ۱۱

الف: یقینی، ہدایتی یا الہامی علم Revealed Knowledge یعنی قرآن وسنت کا علم

ب: امکانی، حسی یا عقلی علم Acquired Knowledge

پہلی قسم اخلاقیات، روحانی اقدار اور ادیان و مذاہب کا علم ہے۔ دوسری قسم طبعی علوم کا علم ہے، جن کے حاصل کرنے کا ذریعہ انسان کے حسی اور عقلی محرکات ہیں مثلاً طبعیات، کیمیا، حیاتیات، ریاضیات، شماریات، حیوانیات، ارضیات، فارمیسی، انجنیئر نگ، ٹیکنالوجی، میڈیکل سائنسز، کامرس، مینجمنٹ، ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر سائنس، فلسفہ، نفسیات، سیاسیات، معاشیات، عمرانیات، نباتات، فلکیات، تاریخ، جغرافیہ، قانون، ابلاغ عامہ، لسانیات، علم کتابداری، ادبیات وفنون اور دیگر سوشل، فزیکل، نیچرل سائنسز وغیرہ یہ امکانی علوم ہیں اور دنیاوی زندگی کا سامان فراہم کرتے ہیں۔ ۱۲

افضل ترین علم کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ہے البتہ دنیاوی علوم کے اکتساب کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے مطالعہ کائنات کی بار بار دعوت دی ہے ارشاد ہوتا ہے۔

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف الیل والنھار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس ومآ انزل اللہ من السمآء من مآء فاحیا بہ الارض بعد موتھا وبث فیھا من کل دآبۃ وتصریف الریٰح والسحاب المسخر بین السمآء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون ○ ۱۳

''بیشک آسمان وزمین کی پیدائش اور دن رات کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزوں کو لیے ہوئے سمندروں میں چلنا، آسمان سے پانی اتار کر مردہ زمین کو زندہ کرنا اور زمین میں ہر قسم کا جانور پھیلا دینا، ہواؤں کا رخ بدلنا، اور بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کیلئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں''

ان آیات میں آٹھ چیزوں کا ذکر ہے آسمان وزمین کی پیدائش، دن رات کی تبدیلی، لدی ہوئی کشتیوں کا سمندر میں چلنا، آسمان سے بارش برسانا، بارش سے خشک زمین کا ہرا ہونا، زمین کی ہریالی سے جانوروں کا زندہ رہنا، ہواؤں کا انقلاب وگردش اور بادلوں کا زمین وآسمان کے درمیان معلق رہنا گویا یہ تمام علم کے شعبے ہیں جن کی تحصیل کی تلقین کی گئی ہے۔

ذرائع علم:

علم کے ذرائع حواس، تقلید، عقل، وجدان، وحی والہام اور تاریخی روایات ہیں اور ان سب کی حیثیت مسلم ومعتبر ہے۔ اسلام مختلف علمی مراتب ومدارج کا معترف ہے۔ جہاں تک حسی علم کا تعلق ہے تو یہ حواس کو اہمیت دیتا ہے۔ جہاں عقل وقیاس کا تعلق ہے اور دلائل وبراہین طلب کئے جاتے ہیں وہاں تاریخ وروایت سے کام چل سکتا ہے اور نقلی علم سے استفادے پر ابھارا جاتا ہے۔

ا۔ حسی وتجربی علم:

علم کی یہ قسم حواس خمسہ کی پیداوار ہے حواس عطیہ خداوندی ہیں۔ ان کے صحیح یا غلط استعمال کے بارے میں اللہ کے ہاں باز پرس ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنه مسئولا۔o ۱۴؎

’’بے شک کان، آنکھ اور دل ان سب کی اس سے پوچھ ہوگی‘‘

تسخیر کائنات کا دارومدار اسی حسی وتجربی علم پر ہے۔

اس لئے قرآن کریم بار بار مشاہدہ فطرت کی دعوت دیتا ہے:

افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت o والی السمآء کیف رفعت o والی الجبال کیف نصبت o والی الارض کیف سطحت۔o ۱۵؎

’’کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے پیدا کیا گیا ہے اور آسمان پر (نظر نہیں کرتے) کہ وہ کس طرح بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے نصب کئے گئے ہیں اور زمین کو (نہیں دیکھتے) کہ کیسے بچھائی گئی ہے‘‘

۲۔ تعلیم کا محرک تقلید بھی ہے:

فطری میلان و رجحان کی وجہ سے بچہ والدین کی زبان سیکھتا ہے، ادب و آداب اور دیگر انسانی اوصاف سیکھتا ہے اور بڑا ہو کر پیشہ وارانہ ہنر پر دسترس حاصل کرتا ہے۔ مسلسل کوشش اور خطا بھی سیکھنے کی ایک بڑی بنیاد ہے۔ قرآنی آیات انسان کو کائنات میں پھیلے ہوئے مختلف مظاہر پر غور و فکر اور اللہ کی مخلوقات کا مشاہدہ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ انسان ان سے بہت کچھ سیکھتا ہے۔ معاملات کو اپنے حسب منشاء ڈھالنے کے لئے تجربات کرتا ہے۔ اس عمل میں غلطیاں کرتا ہے۔ اور آخر کار صحیح نتیجے Conclusion تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی کی بدولت انسان نے مختلف ایجادات کی ہیں۔

۳۔ فکری، قیاسی، یا برہانی علم کی بنیاد غور و فکر اور دلیل و برہان ہے

قرآن کریم عقل و شعور اور فکر و خیال کو ابھارتا ہے اور پروان چڑھاتا ہے۔ بعض مسائل کی نوعیت ہی ایسی ہے کہ حسی علم کی بجائے صرف عقل و فکر کے ذریعے ہی انہیں حل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً تعلیمی، اخلاقی، سیاسی اور فلسفیانہ مسائل فکری علم سے شروع ہوتے ہیں اور ظن و تخمین اور شک پر ختم ہو جاتے ہیں۔ جو حق و صداقت کا بدل نہیں بن سکتا۔ اسلام عقل کو مکمل خود مختاری نہیں دیتا بلکہ اسے وحی کے تابع رکھتا ہے۔

۴۔ وجدان

فلسفے کا یہ نظریہ کہ انسان اپنے مشاہدے اور استدلال کے بغیر علم اور حق کو براہ راست اور بلا واسطہ حاصل کر سکتا ہے وجدان کہلاتا ہے[۱۶]۔ امام غزالی نے سب سے پہلے وجدانیت کی بنیاد رکھی۔ اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حقیقت کا عرفان عقل سے نہیں بلکہ مجاہدے یا وجدانی کشف سے حاصل ہوتا ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک وجدان عقل ہی کی ایک ارتقائی شکل ہے[۱۷]۔ وجدانین کا کہنا ہے کہ ہم عقل اور حس کو مکمل طور پر پرنا کارہ نہیں سمجھتے بلکہ صرف ان کے دائرہ عمل کی حدود بندی کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ حواس کی دنیا اور عقل کے تقاضے ہماری زندگی کے محدود حصے کی تسکین کرتے ہیں لیکن زندگی میں گہرائی، حرارت اور حقیقی حرکت لانے کے لئے وجدان کا سہارا لینا پڑتا ہے[۱۸]۔ وجدان صحیح بھی ہوسکتا ہے اور غلط بھی اس لئے اس ذریعہ علم کی صحت بھی قطعی نہیں بلکہ امکانی رہ جاتی ہے۔

وحی والہام:

وحی الہامی پر مبنی علم انسان کے لئے بہت ضروری ہے۔ مسائل جن کے بارے میں عقل حیران و پریشان رہ جاتی ہے اور کوئی یقینی وقطعی حل بتانے سے عاجز آجاتی ہے۔ مثلاً حیات وکائنات کی تخلیق، خالق کائنات کی ذات وصفات، حیات بعد الممات، جزاوسزا، خیروشر اور جبر واختیار، روح وبدن اوران گنت اقتصادی، سیاسی، معاشرتی، اخلاقی اور روحانی مسائل ہیں جو نبی ﷺ کی رہنمائی کے بغیر حل نہیں ہوسکتے۔

۶۔ تاریخی روایات:

تاریخی روایات اور قصہ کہانیوں سے بھی بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔ زمانہ قدیم سے خاندان کے بزرگ بچوں کو اچھے لوگوں کی کہانیاں سنا کر نیکیوں کی ترغیب اور برے لوگوں کے برے انجام کی کہانیاں سنا کر برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتے آئے ہیں۔ قرآن نے بھی قصوں کی تربیتی تاثیر کو تسلیم کیا ہے اور اس ضمن میں متعدد قصے (قصہ یوسف علیہ السلام اور اصحاب کہف) وغیرہ بیان کئے ہیں احادیث میں بھی اس ضمن میں متعدد مثالیں ملتی ہیں جن سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے۔

فصل نمبر ۲

مقاصد تعلیم

مسلمان ماہرین تعلیم نے اسلامی تعلیم کے عمومی مقاصد درج ذیل قرار دیئے ہیں۔

۱ معرفت الٰہی:

فرمان نبویؐ ہے:

قال رسول الله ﷺ من یرد الله به خیراً یفقهه فی الدین [۱۹]

''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے''

اسلامی نظام تعلیم کا بنیادی مقصد انسان میں اپنے خالق و مالک کا شعور پیدا کرنا ہے اور اسے یہ بتانا ہے کہ زندگی کی تخلیق کرنے والا کون ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

الرحمن فسئل به خبیراً۔o [۲۰]

''رحمٰن کے بارے میں کسی باخبر سے پوچھ''

معرفت الٰہی چونکہ علم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اس لئے ہر فرد کے لئے اتنا علم حاصل کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے جس سے وہ اپنے خالق کی معرفت اور اس کی رضامندی جان سکے اس مقصد کے لئے قرآن و سنت کی صحیح فہم اور سمجھ حاصل کرنی چاہئے۔ یہی معرفت مطلوب ہے اور اسی پر انسانی زندگی اور دونوں جہانوں کی کامیابی کا مدار ہے۔ حضورؐ کا فرمان ہے:

افضل العلم باالله عز و جل ان قلیل العمل ینفع مع العلم و
ان کثیر العمل لاینفع مع الجهل o [۲۱]

''افضل ترین علم اللہ کی معرفت ہے علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی نفع دے جاتا ہے مگر جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہیں دے سکتا''

۲۔ قرآن وسنت کا صحیح فہم:

تعلیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ قرآن وسنت کا صحیح فہم وادراک پیدا ہو جائے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات پر صحیح عملدرآمد ہو سکے کیونکہ ایک مسلمان کی زندگی کا محور یہی ہے اور اسی میں حقیقی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے: